مکہ اور حج کے
فضائل

20June-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا ابنِ وَہب رَحمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اُمُّ المُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی خِدْمت میں حاضِر ہوئے۔ لوگوں نے رسولِ اکرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا تذکرہ کیا تو حضرت سَیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ہر دن سَتَّر (70) ہزار فِرِشتے اُترتے ہیں جو رسُولِ پاک، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قَبر شریف کو گھیر لیتے ہیں، اپنے پَر بچھادیتے ہیں اور رسولِ رحمت، شَفِیعِ امّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود شریف پڑھتے رہتے ہیں، حتّٰی کہ جب شام پاتے ہیں تو وہ (آسمانوں کی جانب) چڑھ جاتے ہیں اور ان کی طرح (دوسرے فِرِشتے) اُترتے ہیں، وہ بھی اِسی طرح کرتے ہیں، حتّٰی کہ جب زمین کھلے گی تو حُضُورِ انور، شَفِیعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَتَّر (70) ہزار فِرِشتوں (کے جُھرمٹ) میں نکلیں گے جو حُضُور اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پہنچائیں گے۔ (مشکاۃ، کتاب احوال القیامۃ وبدء الخلق، باب الکرامات، ۲/۴۰۱، حدیث: ۵۹۵۵)

بَیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ہمیشہ سارے فرشتے ہی حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود بھیجتے ہیں مگر یہ ستر (70) ہزار فرشتے وہ ہیں جن کو عمر میں ایک بار حاضریِ دربار کی اجازت ہوتی ہے، یہ حضرات حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی برکت حاصل کرنے کو حاضری دیتے ہیں۔ جو فرشتہ ایک بار حاضری دے جاتا ہے اسے دوبارہ حاضری کا شرف نہیں ملتا ساری عمر میں صرف چند گھنٹے یعنی آدھے دن کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔ (مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"حتّٰی کہ جب زمین کھلے گی تو حُضُور ستَّر (70) ہزار فِرِشتوں میں نکلیں گے جو حُضُور کو پہنچائیں گے۔"** کی وضاحت میں لکھتے ہیں:) یعنی قیامت کے اس دن کی ڈیوٹی والے فرشتے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی جُھرمٹ میں لے کر ربّ تعالیٰ تک پہنچائیں گے دُولہا کی طرح۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۲۸۲تا۲۸۳)

امامِ عشق و مَحبَّت، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **"حدائقِ بخشش"** میں اسی بات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کیا خُوب ارشاد فرماتے ہیں:

سَتّر ہزار صُبح ہیں سَتّر ہزار شام
یُوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۰)

مختصر وضاحت: یعنی صبح وشام مسلسل ستر (70)، ستر (70) ہزار فرشتے مدینے کے تاجدار، دوجہاں کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حسین زلفوں اور چہرۂ انور کی آٹھوں پہر تعریف وتوصیف کے لئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دیتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مکّہ مُکرمہ ہو یا مدینہ طیبہ دونوں ہی انتہائی قابلِ احترام ولائقِ تعظیم جگہیں ہیں، جن کی عظمت و رِفعت اور شان و شوکت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مکے اور مدینے کو ربّ کریم نے جن ظاہری اور باطنی خوبیوں سے نوازا ہے وہ کسی اور شہر کے حصے میں نہ آسکیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ مکے شریف میں مسلمانوں کی عقیدتوں کا مرکز **بَیْتُ اللّٰہ شریف** موجود ہے اور مدینۂ منوّرہ میں سَروَرِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نور برساتا **مزارِ پُر انوار** ہے۔ آج ہم اِنْ شَآءَ اللّٰہ کعبہ مشرفہ کی شان و عظمت اور حج کے فضائل و برکات سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گی، یاد رکھئے! شہر محبوب یعنی مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں فضیلت و برکت والے بہت سے مقامات موجود ہیں

مگر ان سب میں **کعبے شریف** کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ قرآن مجید کی طرح کعبہ معظمہ کی حفاظت کا ذمہ بھی رب کریم نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھا ہے کہ کوئی طاغوتی طاقت نہ قرآن مجید کو فنا کر سکتی ہے نہ کعبہ شریف کو صفحۂ ہستی سے مٹا سکتی ہے کیونکہ خداوندِ کریم ان دونوں کا محافظ و نگہبان ہے۔(عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۲۲۶)

آیئے! حصولِ برکت کے لئے خانۂ کعبہ کی شان و عظمت سے متعلق ایک حکایت ملاحظہ کیجئے،

کعبہ سونے کی زنجیروں میں باندھ کر محشر میں لایا جائے گا

حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "توراتِ شریف" میں ہے کہ اللہ پاک بروزِ قِیامت اپنے 7لاکھ مُقرَّب فِرِشتوں کو بھیجے گا جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں سونے کی ایک زنجیر ہوگی، اللہ پاک فرمائے گا: "جاؤ! اور کعبہ کو ان زنجیروں میں باندھ کر مَحشر کی طرف لے آؤ" فِرِشتے جائیں گے اُسے زنجیروں سے باندھ کر کھینچیں گے اور ایک فِرِشتہ پکارے گا: "اے کعبۃُ اللہ! چل۔" تو کعبۂ مبارکہ کہے گا: "میں نہیں چلوں گا جب تک میرا سُوال پورا نہ ہو جائے۔" فَضائے آسمانی سے ایک فِرِشتہ پکارے گا: "تو سُوال کر!"، تو کعبہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا: "اے اللہ پاک! تُو میرے پڑوس میں مدفون مؤمنین کے حق میں میری شَفاعت قَبول فرما۔" تو کعبہ شریف ایک آواز سُنے گا: "میں نے تیری درخواست قَبول فرمالی۔" حضرتِ سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "پھر مکّہ مکرَّمہ میں دَفن ہونے والوں کو اُٹھایا جائے گا جن کے چِہرے سفید ہوں گے۔ وہ سب اِحرام کی حالت میں کعبے کے گرد جمع ہو کر تلْبِیَہ (یعنی لبیک) کہہ رہے ہوں گے۔ پھر فرشتے کہیں گے: اے کعبہ! اب چل۔ تو وہ کہے گا: "میں نہیں چلوں گا، جب تک کہ میری درخواست قَبول ہو جائے۔" تو فَضائے آسمانی سے ایک فِرِشتہ پکارے گا: تُو مانگ، تجھے دیا جائے گا۔ تو کعبہ شریف کہے گا: "اے اللہ پاک! تیرے گنہگار بندے جو اکٹّھے ہو کر

دُور دُور سے غُبار آلود میرے پاس آئے۔ انہوں نے اپنے اَہل وعِیال اور اَحباب کو چھوڑا، اُنہوں نے فرمانبرداری اور زِیارت کے شوق میں نکل کر تیرے حکم کے مطابِق مناسکِ حج ادا کئے، تو میں تجھ سے سُوال کرتاہوں کہ ان کے حق میں میری شَفاعت قبول فرما، ان کو قِیامت کی گھبراہٹ سے اَمن عنایت فرمااور انہیں میرے گِرد جمع کردے۔" تو ایک فِرشتہ نِدادے گا: اے کعبہ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہوں نے تیرے طواف کے بعد گناہوں کا ارتِکاب کیاہو گا اور ان پر اِصرار کرکے اپنے اوپر جہنّم واجِب کرلیاہوگا۔ تو کعبہ عَرض کرے گا: "اے اللہ پاک! اِن گنہگاروں کے حق میں بھی میری شَفاعت قَبول فرما جن پر جہنّم واجِب ہو چُکاہے۔" تو اللہ پاک فرمائے گا: "میں نے اُن کے حق میں تیری شَفاعت قَبول فرمائی۔" تووُہی فِرشتہ نِداکرے گا: جس نے کعبے کی زیارت کی تھی وہ دیگر لوگوں سے الگ ہو جائے۔ اللہ پاک ان سب کو کعبے کے گرد جَمْع کردے گا۔ ان کے چِہرے سَفید ہوں گے اوروہ جہنّم سے بے خوف ہو کر طواف کرتے ہوئے تَلْبِیَہ کہیں گے۔ پھر فِرشتہ پکارے گا: اے کعبۃُ اللہ! چَل۔ تو کعبہ شریف (اس طرح) تَلْبِیَہ کہے گا: "لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ، بِیَدَیْکَ، لَبَّیکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔" پھر فرشتے اُس کو کھینچ کر میدانِ محشر تک لے جائیں گے ۔(الروض الفائق ص ٦٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! اللہ پاک نے مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کو کیسی عظیمُ الشان خُصوصیات وبَرَکات سے نوازا کہ جس جس خوش نصیب کی کعبہ شریف سفارش کرے گا ان سب کو اللہ کریم اپنی رحمت سے معاف فرمادے گا، انہیں اپنی رضا عطا فرمائے گا اور انہیں جنت میں داخل فرمائے گا، لِہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی کعبے شریف کی عظمت کو سمجھیں، اس سے خوب خوب محبت کریں، اس کی اہمیت

اور عظمت کو اپنے دل میں مزید اجاگر کریں ، ہم دنیاوی اُلجھنوں میں گرفتار رہنے کے بجائے حَرَمَین طَیِّبَین کی حاضِری کے لئے کوششیں جاری رکھیں ،اِس کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں رورو کر دُعائیں مانگیں ،والِدَین اور اللہ پاک کے مقبول بندوں کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اُن سے دعائیں کروائیں ،اِس اُمّید پر کہ کبھی تو بابِ کرم کھلے گا ، کبھی تو ہمارا بھی بُلاوا آجائے گا اور کبھی تو ہمارا نام بھی خوش نصیبوں کی فہرست (List) میں شامل ہو گا۔

اللہ کوئی حج کا سبب اب تو بنادے

جلوہ مجھے پھر گنبدِ خضرا کا دکھادے

(وسائلِ بخشش مُرمّم ،ص۱۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیت اللہ شریف کی شان و عظمت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مکہ شریف میں واقع بیتُ اللہ شریف وہ مقدس مقام ہے کہ جس کی تعریف وتوصیف آیاتِ قرآنیہ میں موجود ہے۔ چنانچہ

پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 96 میں اللہ کریم کا فرمانِ عظمت نشان ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ(۹۶)

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما۔ (پ۴، آلِ عمران: ۹۶)

صَدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ

مقدسہ کے تحت فرماتے ہیں کہ اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ کریم نے طاعت وعبادت کے لئے مقرر کیا نماز کا قبلہ، حج اور طواف کا مقام بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبۂ مُعَظَّمہ ہے جو شہر مکّۂ مُعَظَّمہ میں واقع ہے۔

تفسیر صِراطُ الجنان میں کعبہ شریف کی کچھ خصوصیات بیان ہوئی ہیں، آیئے! سنتی ہیں:

(1)... (کعبہ شریف) سب سے پہلی عبادت گاہ ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کی طرف نماز پڑھی۔

(2)... (کعبہ) تمام لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا جبکہ بیتُ المقدس مخصوص وقت میں خاص لوگوں کا قبلہ رہا۔

(3)... (کعبہ شریف) مکہ معظمہ میں واقع ہے جہاں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے۔

(4)... کعبہ شریف کا حج فرض کیا گیا۔

(5)... حج ہمیشہ صرف کعبے کا ہوا، بیتُ المقدس قبلہ ضرور رہا ہے لیکن کبھی اس کا حج نہ ہوا۔

(6)... کعبہ شریف کو امن کا مقام قرار دیا گیا ہے۔

(7)... کعبہ شریف میں بہت سی نشانیاں رکھی گئیں جن میں ایک مقامِ ابراہیم ہے۔

(8)... پرندے کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تو ادھر ادھر ہٹ جاتے ہیں۔

(9)... جو پرندے بیمار ہو جاتے ہیں وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جائیں، اِسی سے اُنہیں شفا ہوتی ہے۔

(10)...وحشی جانور ایک دوسرے کو حرم کی حدود میں ایذا نہیں دیتے، حتّٰی کہ اس سرزمین میں کتے ہرن کے شکار کیلئے نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے۔

(11)...لوگوں کے دل کعبہ معظمہ کی طرف کھنچتے ہیں اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔

(12)...ہر شبِ جمعہ کو ارواحِ اَولیاء اس کے ارد گرد حاضر ہوتی ہیں۔

(13)...جو کوئی اس کی بے حرمتی و بے ادبی کا ارادہ کرتا ہے برباد ہو جاتا ہے۔

(صراط الجنان، ۲/۱۶،۵ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ولادتِ مصطفٰے کا شہر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مکہ مکرمہ اور کعبہ شریف کی اور بھی کئی خصوصیات ہیں، ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہی وہ شہر ہے جہاں تاجدارِ مکہ و مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی، یہی وہ شہر ہے کہ جہاں کی گلیوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے مبارک قدموں کے بوسے لئے ہیں، یہی وہ شہر ہے کہ جہاں کی ہواؤں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی مقدس سانسوں کو چوما ہے، یہی وہ شہر ہے کہ جہاں کے گلی کوچوں میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پسینۂ خوشبودار کی خوشبوئیں پھیلی ہیں، یہی وہ شہر ہے جہاں کے خوش نصیب شجر و حجر نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی زیارت کی ہے۔ یہ وہ شہر ہے جہاں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے مبارک بچپن اور جوانی کے خوبصورت لمحات گزارے ہیں، یہ وہ شہر ہے جہاں آپ عَلَیْہِ السَّلَام

نے اعلانِ نبوت فرمایا ہے۔ یہی وہ شہر ہے جہاں سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے تبلیغ اسلام کا آغاز فرمایا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے اس مبارک شہر اور اس میں واقع بیتُ اللہ شریف کی محبت کو اپنے دل میں بڑھائیں، اور جب مقدر یاوری کرے اور اس شہر میں جانا نصیب ہو تو اس کا خوب ادب واکرام کریں اور ہر طرح کی بے ادبی سے بچیں، آیئے! خانہ کعبہ کے چند آداب سنتی ہیں: * ہمیں چاہیے کہ ہم کعبۃُ اللہ کی طرف پاؤں نہ پھیلائیں، * اس کی طرف معاذ اللہ تھوک نہ پھینکیں، * اس کی طرف منہ کر کے کلی نہ کریں ، * اس کی طرف پیٹھ کرنے سے بچیں، * کعبے کی بے حرمتی نہ کریں، * اس کے بارے میں بُرے الفاظ زبان سے نہ نکالیں * اَلْغَرَض! اس کی ہر طرح کی بے ادبی سے بچیں، * اس سے خوب خوب محبت کریں۔ اگر ہم ان تمام باتوں پر عمل کرنے میں کامیاب ہوگئے تو اِنْ شَآءَ اللہ ہمیں خوب خوب رحمتیں اور برکتیں نصیب ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابتدائے اسلام میں قبلہ بیت المقدس تھا، چنانچہ مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے پھر بعد میں قبلہ بیتُ اللہ شریف قرار پایا، اس کا پس منظر کیا ہے، آیئے سنتی ہیں: چنانچہ پارہ 2 سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 144 میں رب کعبہ نے ارشاد فرمایا:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ **ترجمۂ کنز الایمان:** ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا (پ ۲، البقرۃ، ۱۴۴)

کعبہ شریف قبلہ کیسے بنا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو انہیں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ پاک کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اسی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں۔ البتہ حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قلب اطہر (دل) کی خواہش یہ تھی کہ خانہ کعبہ کو مسلمانوں کا قبلہ بنا دیا جائے، اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ بیت المقدس کو قبلہ بنایا جانا حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ناپسند تھا بلکہ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ خانہ کعبہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے علاوہ کثیر انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قبلہ تھا اور ایک وجہ یہ تھی بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی وجہ سے یہود فخر و غرور میں مبتلاء ہو گئے اور یوں کہنے لگے تھے کہ مسلمان ہمارے دین کی مخالفت کرتے ہیں لیکن نماز ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن نماز کی حالت میں حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس امید میں بار بار آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم آجائے، اس پر نماز کے دوران یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا کو رضائے الٰہی قرار دیتے ہوئے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور کے حسین انداز کو قرآن میں بیان کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خواہش اور خوشی کے مطابق خانۂ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نماز ہی میں خانہ کعبہ کی طرف پھر گئے، مسلمانوں نے بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ اسی طرف رُخ کیا اور ظہر کی دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف ہوئیں اور دو رکعتیں خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے ادا کی گئیں۔

قبلے کی تبدیلی میں حکمت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قبلہ کی تبدیلی کی ایک یہ حکمت ارشاد ہوئی کہ اس سے مومن و کافر میں فرق و امتیاز ہو جائے گا کہ کون حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر قبلہ تبدیل

کرتا ہے اور کون آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرتا ہے۔(تفسیرکبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۴۳، ۹۰/۲)

خدا چاہتا ہے رضائے محمد

اسی طرح قبلہ کی تبدیلی سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی اللہ پاک کو اپنے حبیب، دکھیا دلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا بہت پسند ہے اور اللہ پاک اپنے حبیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رضا کو پورا فرماتا ہے۔ امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وجہ سے قبلہ تبدیل فرمایا اور اس آیت میں یوں نہیں فرمایا کہ ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں میری رضا ہے بلکہ یوں ارشاد فرمایا: فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے۔ تو گویا کہ ارشاد فرمایا: اے حبیب! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہر کوئی میری رضا کا طلبگار ہے اور میں دونوں جہاں میں تیری رضا چاہتا ہوں۔(تفسیرکبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۴۳، ۸۲/۲)

سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

زَہے عزّت و اِعتلائے محمد — کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمد
مَکاں عرش اُن کا فلک فَرش اُن کا — مَلک خادمانِ سَرائے محمد
خُدا اُن کو کس پیار سے دیکھتا ہے — جو آنکھیں ہیں محوِ لِقائے محمد
دَمِ نَزع جاری ہو میری زَباں پر — محمد محمد خدائے محمد
عَصائے کلیم اژدہائے غَضَب تھا — گِروں کا سَہارا عَصائے محمد
خُدا کی رضا چاہتے ہیں دوعالَم — خُدا چاہتا ہے رضائے محمد

(حدائقِ بخشش، ص، ۶۵، ۶۶)

مختصر وضاحت: واہ واہ! کیا بات ہے، اللہ پاک نے کیسا بلند مقام عطا فرمایا ہے کہ عرشِ معلّٰی اپنی تمام بلندیوں کے باوجود رسولِ پاک، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاؤں تلے ہے۔ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان کتنی بلند ہے کہ عرش ان کا مکان ہے، آسمان ان کے لیے فرش کی طرح ہیں اور فرشتے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے درِ دولت کے نوکر چاکر ہیں۔ جن آنکھوں نے اللہ پاک کے حبیب، دکھیا دلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دیدار کیا اللہ پاک اُن آنکھوں کو اس قدر پیار سے دیکھتا ہے کہ ایسی آنکھ والوں کو تمام امت پر فضیلت عطا کر دی۔ جب میرا دم نکل رہا ہو تو میری زبان پر مکی مدنی لجپال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کے رب کریم کا نام ہی ہو۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا عصا بڑا غضبناک اژدہا بن کر سانپوں کو نگل گیا جبکہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارک عصا گرتے ہوؤوں کا سہارا بنتا ہے۔ دونوں جہاں اللہ پاک کی رضا چاہتے ہیں جبکہ وہ خدا ہو کر مصطفےٰ کریم عَلَیْہِ السَّلَام کی رضا چاہتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج ایک اہم فریضہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم بیتُ اللہ شریف کے فضائل و برکات سے متعلق سن رہی تھیں، بیتُ اللہ شریف کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہی وہ مقام ہے جہاں ہر سال دنیا کے کونے کونے سے عاشقانِ رسول جمع ہوتے ہیں۔ اپنی نسل، اپنی زبان، اپنے رنگ اور اپنے وطن کے امتیازات مٹا کر بیک وقت "صدائے لبیک" بلند کرتے ہوئے فریضۂ حج ادا کرتے ہیں۔

حج ارکانِ اِسلام میں سے ایک بنیادی رُکن اوراَہم عِبادت ہے،اللہ کریم نے صاحبِ استطاعت لوگوں پراسے فرض فرمایاہے،جو فرض ہونے کے باوجود اس کی ادائیگی میں کوتاہی (Negligence) کرے سخت گنہگاراور جہنّم کا حقدار ہے،اللہ پاک پارہ 4 سُورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 97 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًاؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ﴿۹۷﴾ (پ۴،اٰلِ عمران:۹۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حج بہت بڑی نعمت ہے، حج کی سعادت پانے والے خوش نصیبوں پر اللہ پاک خُصُوصی کرم نوازیاں فرماتا ہے، وہ پاک پَرْوَرْدْگار حج کرنے والوں کو حج کے بدلے میں ایسے عظیمُ الشَّان انعامات سے نوازتا ہے جن کے مُتَعَلِّق سُن کر مُسلمانوں کے دلوں میں بھی ان مُقدَّس مقامات کی زِیارت کا ذوق وشوق مزید مچلنے لگتا ہے۔

حج کے فضائل

آیئے !حج کے فَضائل اور حاجیوں کو ملنے والے اِنعاماتِ خداوندی کے مُتَعَلِّق 4 فَرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سنتی ہیں، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جو حج کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ پاک اُس کے لئے قیامت تک حج کرنے والے کا ثَواب لکھ دے گا اور جو عُمرے کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ اُس کیلئے قیامت تک عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دے گا۔ (مسندابی یعلیٰ، مسندابی هريرة، ۵/ ۴۴۱، حديث:۶۳۲۷)
2. ارشاد فرمایا: جب تم کسی حاجی سے مُلاقات کرو تو اُس سے سَلَام و مُصَافَحہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے کیونکہ اُس کی مغفرت ہو چکی ہے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثالث، ۱/۴۷۲، حدیث:۲۵۳۸)

3. ارشاد فرمایا: حج کیا کرو! کیونکہ حج گُناہوں کو اِس طرح دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔

(معجم اوسط، من اسمہ القاسم، ۳/۴۱۶، حدیث:۴۹۹۷)

4. ارشاد فرمایا: حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400 (مُسلمانوں) کی شَفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نِکل جائے گا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔(کنز العمال ، حرف الحاء، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الاول فی فضائل الحج، الجزء: ۵، ۳/۷، حدیث: ۱۱۸۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا! ربّ کریم حج کرنے والوں پر کتنا مہربان ہے اور ان پر کیسی کیسی نوازشیں فرماتا ہے، ان کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے، انہیں مغفرت کے پروانے عطا فرماتا ہے، انہیں چار سو مسلمانوں کی شفاعت کا اختیار عطا فرماتا ہے۔ اور جو حج کے ارادے سے نکلے اور فوت ہو جائے تو اس کیلیے قیامت تک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ یقیناً **حج کی سعادت پانے والی** رب کی رضا حاصل کرنے کی کوشش میں لگی رہتی ہے۔ **حج کی سعادت پانے والی** رحمتوں اور برکتوں کے سائے میں ہوتی ہے، **حج کی سعادت پانے والی** اللہ پاک کی امان میں ہوتی ہے، **حج کی سعادت پانے والی** اپنی نیکیوں میں خوب اضافہ کرواتی ہے، **حج کی سعادت پانے والی** شیطان کے چنگل سے نکل جاتی ہے، **حج کی سعادت پانے والی** اپنے گناہوں کی بخشش کا سامان کرتی ہے، **حج کی سعادت پانے والی** گویا رحمتِ الٰہی میں غوطے لگاتی ہے، **حج کی سعادت پانے والی** کعبہ شریف کے پرنور نظاروں سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرتی ہے، **حج کی سعادت پانے والی** قدم قدم پر نیکوں کی یادیں تازہ کرتی ہے، **حج کی سعادت پانے والی** اللہ پاک کے نیک

بندوں کے راستے پر چلتی ہے، اَلْغَرَض! **حج کی سعادت پانے والی** دنیاو آخرت کی کئی بھلائیوں کی مستحق ہو جاتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی بار بار حجِ بیتُ اللہ کی سعادتیں عطا فرمائے۔

یوں تو حج میں بہت سے کام کئے جاتے ہیں، ان میں سے ایک طواف بھی ہے، حج کی سعادت پانے والی کئی بار کعبۃُ اللہ شریف کے گرد ٹھنڈے ٹھنڈے سفید فرش پر پروانہ وار چکر لگاتی ہے جسے طواف کہتے ہیں۔ طواف بھی ایک ایسی عبادت ہے جو دنیا بھر میں صرف مکہ مکرمہ میں میسر آتی ہے، آیئے طوافِ خانۂ کعبہ کے فضائل پر مشتمل 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں:

طواف کے فضائل

1. جس نے گِن کر طواف کے 7 پھیرے کئے اور پھر 2 رَکعتیں ادا کیں تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور طواف کرتے ہوئے آدمی کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور دس دَرَجات بُلند کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج ۲ ص ۲۰۲ حدیث ۴۴۶۲)
2. جو بیتُ اللہ کے طواف کے 7 پھیرے کرے اور اُس میں کوئی لَغْو (یعنی بیہودَہ) بات نہ کرے تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (المعجم الکبیر، ج ۲۰، ص ۳۶۰ حدیث ۸۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم اپنے بزرگوں کے حالات کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ وہ بابرکت لوگ عشقِ الٰہی میں ڈوب کر حج کی سعادت پانے نکلتے تھے، ان کا حال یہ ہوتا تھا کہ آہ و زاری، شب بیداری اور کثرت سے اشک باری ان کا معمول ہوتا تھا۔ آیئے! اسی بارے میں ایک حکایت

سنتی ہیں:

میں کیوں نہ روؤں؟

منقول ہے کہ حضرت سیدنا ابو جعفر محمد بن علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حج کے لئے (اپنے گھر سے) نکلے، جب آپ مسجِد الحرام میں داخِل ہوئے تو بیتُ اللہ شریف کو دیکھ کر رونے لگے حتّٰی کہ آپ کی آواز بلند ہوگئی، آپ سے عَرض کی گئی: بے شک سب لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں لہٰذا اپنی آواز میں کچھ نرمی پیدا کیجئے، ارشاد فرمایا: میں کیوں نہ روؤں؟ شاید کہ میرے رونے کے سبب اللہ مجھ پر نظرِ رحمت فرمادے اور میں بروزِ قیامت اُس کی بارگاہ میں کامیاب ہو جاؤں، پھر آپ نے بیتُ اللہ کا طَواف کیا اور مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھی، جب آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا تو سجدے کی جگہ آپ کے آنسوؤں سے تَر تھی۔ (رَوضُ الرَّیاحین، الحکایۃ الثانیۃ والسبعون، ص ۱۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ حضرت امام عالی مقام حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پوتے جنابِ حضرت سَیِّدُنا محمد بن علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کیا کیفیت تھی، اللہ پاک ان کے صدقے ہمیں بھی عبادات میں اخلاص عطا فرمائے اور جو عاشقانِ رسول حج کی سعادت پائیں اللہ پاک سب کو حجِ مقبول کی سعادتیں عطا فرمائے۔ علمائے کرام نے حجِ مقبول کی کئی نشانیاں بیان فرمائی ہیں، آیئے ان میں سے چند نشانیاں ہم بھی سنتی ہیں۔ چنانچہ

مقبول حج کی نشانیاں

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے، قَبولیَّتِ حج کی ایک علامت یہ ہے کہ حاجی جن نافرمانیوں میں پہلے مُبْتَلا تھا، اُنہیں چھوڑ دے اور اپنے بُرے دوستوں کو چھوڑ کر نیکوں کی صحبت اختیار کرے، کھیل کُود اور غفلت کی مجالس کو چھوڑ کر ذِکر و فِکْر اور بیداری کی محافل اختیار کرے۔(احیاء العلوم،۱/۸۰۳)☆اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مَبْرُور (حجِ مقبول) کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھاہو کر پلٹا جائے۔(فتاویٰ رضویہ،۲۴/۴۶۷)☆صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتِی محمّد اَمجَد علی اعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (حاجی کو چاہئے کہ وہ) حاجت سے زیادہ زادِ راہ لے کہ ساتھیوں کی مدد اور فقیروں پر صدقہ کرتا چلے، کہ یہ حجِ مقبول کی نشانی ہے۔(بہار شریعت، حصہ ششم،۱/۱۰۵۱ بتغیر قلیل)☆حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مقبول وہ ہے جو لڑائی جھگڑے، گناہ اور دِکھلاوے سے خالی ہو اور صحیح ادا کیا جائے۔(مرآۃ المناجیح،۴/۸۷ بتغیر قلیل)☆جبکہ شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مقبول وہ حج ہے کہ جس کے دوران حاجی کوئی گناہ کا کام نہ کرے، نہ ہی رِیاکاری اور شہرت کا کوئی شک و شُبہ ہو، بلکہ محض اللہ کی رِضا کے لئے ہو۔(بہشت کی کنجیاں، ص۱۰۷ بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حجِ مقبول کی کچھ نشانیاں ہم نے سنیں، مگر اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ اگر ہمیں کسی میں یہ نشانیاں نظر نہ آئیں تو ہم اس کے بارے میں بدگمانی میں مبتلا ہو جائیں اور دوسروں کو کہتی پھریں کہ فلاں کا حج قبول نہیں ہوا کیوں کہ نشانیاں نہیں پائی جارہیں۔ یقیناً ہمارا خالق مالک رب جسے چاہتا ہے کہ نیک کاموں کی توفیق عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے حج کی سعادتیں عطا فرماتا ہے۔ اس لیے ہمیں ہر حال میں حسنِ ظن کا دامن تھامنا چاہیے۔ اللہ پاک ہمیں ہر حال میں دوسروں

سے حسنِ ظن قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت ، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے شَیخِ طریقت ،امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے ناخُن کاٹنے کے چند مدنی پُھول سنتی ہیں ☆ جُمُعہ کے دن ناخُن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے (دُرِّمُختار، ۲٦۸/۹) صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مَوْلانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن ترَشوائے (کاٹے) اللہ پاک اُس کو دوسرے جُمُعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن ترَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتَار، ۲٦۸/۹۔ بہارِشریعت حصّہ ۱٦ ص ۲۲٦،۲۲۵) ☆ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شَہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا

---

[1] ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

جائے۔ (دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰، اِحیاءُ العُلوم، ۱/۱۹۳) ☆ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ (اَیضاً) ☆ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالَمگیری، ۵/۳۵۸) ☆ دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا اندیشہ ہے۔ (اَیضاً) ☆ ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے۔ (اَیضاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد